ہے بظاہر ایک حد تک یہ مکمل اک دلیل　تو نے رد کے واسطے چھوڑی نہیں کوئی سبیل
تیرا استدلال دلکش تبصرہ تیرا جمیل　ہے ترے ادراک سے بالا مگر شانِ جلیل
جو بنا کے اپنی قدرت سے ہٹا سکتا بھی ہے
وہ اسی صورت سے پھر ذرے ملا سکتا بھی ہے

تو محقق ہے تو امعانِ نظر پیدا تو کر　ان فضاؤں کے مناسب بال و پر پیدا تو کر
ذوقِ روحانی میں اپنے اک اثر پیدا تو کر　ہے بڑی دشوار منزل راہبر پیدا تو کر
عقل کے مسلک پہ چل حیرت سے دیوانہ نہ بن
ہوش میں آ ہوش میں قدرت سے بیگانہ نہ بن

یہ نشاطِ زندگی یہ کامرانی تابہ کے　ساز وساماں تابہ کے یہ زندگانی تابہ کے
غور تو کر یہ نظامِ جسمِ فانی تابہ کے　یہ لڑکپن یہ بڑھاپا یہ جوانی تابہ کے
منکرِ خالق اگر خالق نہیں آرام ہے
اور جو خالق ہے تو پھر کیا ترا انجام ہے

توصیفِ امام چہارمؑ

محترمہ تنظیم زہراء نقوی کنیزِ اکبرپوری صاحبہ

ہر حال میں پسند ہے مجھ کو علیؑ کی بات　اس سے بڑی تو ہو نہیں سکتی خوشی کی بات
بیٹھے جہاں بھی ذکرِ علیؑ چھڑ گیا وہاں　امت کو بھا گئی ہے یقینا نبیؐ کی بات
پوتا ہو یا کہ دادا ہوں سجّاد دونوں ہیں　میں آج جو بھی کرتی ہوں وہ ہے علیؑ کی بات
ذکرِ خدا سے قلب منور رہے سدا　ہاں ہاں اسی کو کہتے ہیں بس روشنی کی بات
پروانہ وار شمعِ امامت پہ ہو فدا　اس مرنے سے نکلتی ہے سو زندگی کی بات
روشن ہیں عرش وفرش، منور دل و دماغ　شاید ہماری بات ہی ہے روشنی کی بات
تو زین عابدیں ہے تو سردار ساجدیں　معراج ہوگئی ہے تری بندگی کی بات
کرتی ہے روز مدحتِ آلؑ نبیؐ کنیزؔ　ہے اس سے بڑھ کے اس کے لئے کیا خوشی کی بات